باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی - اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۳۸۸۱۳

رده‌بندی دیویی: ۸۲۲/۳۳ ل ۵ الف‌ت/ ۱۸۹۰

سرشناسه: شکسپیر، ویلیام، ۱۵۶۴ - ۱۶۱۶م.

عنوان قراردادی: افسانه دلپذیر

عنوان: قصه سیمبلائن

کاتب: تاریخ کتابت:

محل نشر: کانپور ناشر: مطبع نول کشور تاریخ نشر: ۱۸۹۰م.

صفحه شمار: ۲۲ ص. مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐

زبان: اردو ابعاد: ۱۶٫۵×۲۵ نوع خط: نستعلیق

روش تهیه: وقفی☐ اهدایی☑ خریداری☐ ارسالی☐

توضیحات: مقام معظم رهبری تاریخ ثبت:

یادداشتها:

موضوع(ها): ۱. نمایشنامه انگلیسی - قرن ۱۶م. - ترجمه شده به اردو.

شناسه(های) افزوده: الف. احسان الله، محمد، مترجم. ب. خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸-، اهداکننده. ج. عنوان.

فهرستگار: تاریخ فهرستگاری: مرداد ۸۹

در جهلسی ر سشحیح
مرمت کار کتب خطی

مرمت کار کتب خطی

CENTRAL LIBRARY OF ASTAN QUDS
۹۸۲ تر ۷۶
FOREIGN BOOKS اردو
NUMBER
479
اهدائی مقام معظم رهبری
به کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی

معوضناس ومکا فضل خلاۃ زوزما
ن ثرع یمکین ان وثل ق مین ن

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا
بیٹلان دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصۂ سمبلاین

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب چریاکوٹی وکیل مصطفیٰ بانس گانون
ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہو کر چھپا

نام کتاب: افسانہ دلپذیر
کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره ثبت موقت

۸۲۲/۳۳ 55-6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس زمانے مین شہنشاہ اگسٹس قیصر فرمانروا ے ملک روم تھا اُسوقت ملک انگلینڈ مین (کہ اُسوقت برٹین کے نام سے مشہور تھا) سیمبلائن نامے ایک بادشاہ حکمران تھا۔

سیمبلائن کی پہلی بی بی محض خرد سال تین لڑکے (دو بیٹے ایک بیٹی) چھوڑ کر مرگئی۔ ای موجین جو سب مین بڑی تھی بادشاہی محل مین پرورش کی گئی مگر اور دو لڑکے جنمین سے بڑے کی عمر تین برس کی تھی اور چھوٹا محض شیر خوار تھا اتفاق سے کوئی اُنھین دایہ خانہ سے چرا لے گیا۔ اور سیمبلائن پتا نہ لگا سکا کہ اُنپر کیا گذری اور اُنھین کون اُٹھا لیگیا۔

سیمبلائن دوبارہ بیاہا گیا۔ اور یہ دوسری بی بی بڑی بدذات و مفنی نکلی۔ ای موجین کہ سیمبلائن کی پہلی بی بی سے تھی اس سوتیلی ماں کی برحمی سے بڑی تکلیف اُٹھائی۔

Augustus Caesar. Rome. England. Britain. Cymbeline. Imogen.

ملکہ گو اُسے موجین سے دلمین کینہ رکھتی تھی مگر ضرور یہ چاہتی تھی کہ میرے بیٹے سے جو پہلے شوہر سے پیدا ہوا تھا (کیونکہ اُسکی بھی یہ دوسری شادی تھی) یہ بیاہی جاے کیونکہ اس ذریعہ سے وہ سمجھتی تھی کہ سیمبلائن کے مرنے پر تاج برٹین میرے لڑکے کلوٹن کے سر پر رکھا جائیگا اسلیے کہ اگر بادشاہ کے لڑکے دستیاب نہوے تو سواے ای موجین کے وارث ملک اور کون ہوسکتا ہے۔ مگر ای موجین نے اُسکی تمنا پوری نہونے دی اور اپنے باپ کے بلا علم د مرضی دوسرے شخص سے اپنا بیاہ کرلیا۔

Cloten

پوس تھمس (جسکے ساتھ ای موجین نے اپنا عقد کیا تھا) اپنے وقت کا فاضل اور بڑا ہی معزز آدمی تھا۔ سیمبلائن کی طرف سے لڑتا ہوا اُسکا باپ ایک لڑائی مین مارا گیا تھا جسکے رنج والم سے اُسکے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن پیچھے اُسکی مان بھی مرگئی تھی۔

پوس تھمس[1] (چونکہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد پیدا ہوا اسلیے بادشاہ نے اسکا یہی نام رکھدیا) کی بیکسی و یتیمی پر بادشاہ کو رحم آیا اور اُسے لاکر اپنے محل مین پرورش کیا۔

اُسے موجین اور پوس تھمس نے ایک ہی اُستاد سے تعلیم پائی تھی۔ اور بچپن سے دونون ساتھ ہی رہ آے تھے۔ ایام طفلی مین ان دونون مین بڑی ہی محبت تھی اور جتنا ہی وہ ہوش سنبھالتے گئے اُنکے عشق و محبت مین ترقی ہوتی گئی حتی کہ جوان ہونے پر اُنھون نے خفیہ طور پر آپسمین بیاہ کرلیا۔

چونکہ اُسے موجین کے حالات دیکھنے کے لیے ملکہ کی طرف سے ہمیشہ مخبر لگے رہتے تھے اسلیے مخبرون نے اس نکاح کی خبر فوراً اُس نا اُمید ملکہ تک پہونچائی

[1] پوس تھمس Posthumous کے لغوی معنی باپ کی موت کے بعد پیدا ہونا ۱۲ من مترجم

اور اُسنے سُننے کے ساتھ ہی بادشاہ تک پہونچا دیا کہ آئی موجین نے پوتھمس کے ساتھ اپنا بیاہ کر لیا۔

بادشاہ یہ سُنکر کہ اُسکی لڑکی نے اپنی عزت و آبرو کا بالکل پاس نہ کیا اور ایک ادنی سے اپنا عقد کر لیا بہت ہی غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ پوس تھمس برٹین مین رہنے نہ پائے اور ہمیشہ کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔

شوہر کی مفارقت کے رنج و غم مین اے موجین کو مبتلا پاکر ملکہ نے بہت کچھ اپنی ہمدردی ظاہر کی اور کہا قبل اسکے کہ پوس تھمس ملک روم کی طرف جہان وہ اب مستقل سکونت اختیار کرنا چاہتا ہے روانہ ہو اسے موجین کو چاہیے کہ مخفی طور پر جاکر ایک بار اُس سے مل آئے۔ یہ ظاہر داری کا تپاک محض اسوجہ سے تھا تا کلوٹن کی بھلائی کے لیے تدابیر آیندہ مین وہ کامیاب ہو سکے۔ کیونکہ اُسکے دلمین تھا کہ پوتھمس کے جانے کے بعد یہ حجت پیش کرے کہ ائی موجین کا نکاح درحالیکہ بادشاہ راضی نہ تھا کیونکہ جائز خیال کیا جا سکتا ہے۔

بڑی ہی دلسوزی کے ساتھ پوس تھمس رخصت ہوا اور چلتے وقت اے موجین نے ایک ہیرے کی انگوٹھی جو اُسکی مان کی تھی اُسے دی اور پوس تھمس سے وعدہ کرالیا کہ اِسکو کبھی علحدہ نہ کریگا۔ اِسکے عوض مین پوس تھمس نے ایک کنگن اے موجین کے ہاتھ مین پہنا دیا اور تاکید کر دی کہ اِس نشان محبت کو ہرگز اپنے ہاتھ سے جدا نکرنا۔ یہ کہہ سُنکر وہ دونون جدا ہوئے اور مستحکم عہد و پیمان آپمین ہوا کہ اِس محبت والفت پر نہایت دیانت داری سے ثابت قدم رہینگے۔

غرضکہ اِس مصیبت زدہ اے موجین نے تو یہان شاہی محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان پوس تھمس ملک روم مین جسے اپنے رہنے کے لیے اُسنے پسند کیا تھا داخل ہوا۔

پوس تھمس کو ملک روم مین پہونچکر مختلف فرقون کے چند ایسے زندہ دل نوجوان

کی صحبت نصیب ہوئی جنکو سوا اسے عورتون کے ذکر کے اور کوئی کام نہ تھا اور اُنمین سے ہر ایک اپنے ملک کی عورتون کی توصیف اور اپنی خاص بیبیون کی تعریف کرنے مین بالکل بیباک تھا۔ اُنکی باتین سُنکر ایک روز پوس تھمس کہ ہمیشہ اپنی پیاری بی بی کا خیال دلمین رکھتا تھا بول اُٹھا کہ مین تو اپنی بی بی ائی موجین کو ساری دنیا کی عورتون سے زیادہ ہوشیار نیک کردار و وفادار سمجھتا ہون۔

اُس جلسہ مین آئی۔ ای کی مو نامے کوئی شریف زادہ بھی شریک تھا جسے یہ بات ناگوار گذری کہ بمقابلہ روم کی عورتون کے برٹن کی ایک عورت یون قابل ترجیح ٹھہرائی جائے۔ اور پوس تھمس سے کہا۔ کہ جسکی توصیف مین تم اتنا مبالغہ کرتے ہو مین کسی طرح اُسکی وفاداری کا یقین نہین کر سکتا۔ غرضکہ بعد بہت کچھ رد و بدل کے پوس تھمس نے آئی ائی کی مو کی اِس تجویز سے اتفاق کیا کہ وہ (یعنی آئی ای کی مو) برٹن مین جاکر ای موجین سے کہ اُسکا نکاح ہو چکا ہے ملاقات کرے اور موالفت و موانست پیدا کرنے کا ڈول ڈالے۔ اور پھر آپمین یہ شرط ٹھہری کہ اگر آئی ای کی مو اپنے اِس ارادۂ بد پر کامیاب نہو سکے تو کوئی بڑی مقدار روپیہ کی بطور تاوان پوس تھمس کو دے۔ لیکن اگر ای موجین اُسکی طرف مائل ہو گئی اور وہ کنگن جسکے لیے پوس تھمس نے نہایت اصرار کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ اِس نشان محبت کو بڑی احتیاط سے اپنے پاس رکھنا۔ اُسے عنایت کر دیا۔ تو پوس تھمس کو وہ انگوٹھی جو چلتے وقت اُسکی بی بی نے دی ہے۔ آئی ای کی مو کو حوالہ کرنی ہوگی۔ پوس تھمس کو اپنی بی بی کی پاک دامنی پر ایسا پکا اعتقاد تھا کہ اُسکے دلمین اِس امر کا خیال تک نہ آتا تھا کہ آئے ننگ و ناموس کی آزمایش مین مین کامیاب نہو سکونگا۔

آئی ای کی مو نے برٹن مین پہونچکر اپنے کو ای موجین کے شوہر کا دوست ظاہر کیا جس سے اُس عورت نے اُسے بلایا اور بڑے اخلاق و تواضع سے

پیش آئی مگر جب اُسنے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرنا شروع کیا تو ذلت و خواری کے ساتھ اُسنے اسے نکلوا دیا اور یہ نا اُمید ہوا کہ اب کسی طرح مین اس نامشروع قصد پر کامیاب نہین ہوسکتا۔

غرضکہ جب آئی ای کی مو نے دیکھا کہ اسطرح بات بنتے نظر نہین آتی تو دغابازی کی طرف اُسکی خواہش نے میلان کیا اور جاکر ای موجین کے خدمتگارون کو گانٹھا جنھون نے ایک بڑے سے صندوق مین بند کرکے ای موجین کی خوابگاہ مین اسے چپکے سے پہونچا دیا۔ جب آی موجین اپنی آرام گاہ مین آئی اور بالکل بیخبر سوگئی تو یہ صندوق سے نکلا اور اُس مکان کو اچھی طرح سے دیکھکر وہان کے سب علامات و نشانات لکھ لیے حتی کہ ای موجین کی گردن پر ایک خال تھا اُسے بھی لکھ لیا اور پھر وہ کنگن جو پوس ھمس سے اُسے ملا تھا آہستہ سے اُسکے ہاتھ سے اُتار کر صندوق مین ہو رہا۔ اور دوسرے دن بعجلت تمام روم کی طرف روانہ ہوا۔ اور پوس ھمس سے آکر فخریہ بیان کرنے لگا کہ ای موجین نے یہ کنگن مجھے دیا۔ اور ایک روز اپنی آرام گاہ مین مجھے بلایا۔ اور پھر وہان کے علامات و نشانات بیان کیے اور کہا کہ اُسکے مکان مین ریشمین زردوزی کے پردے پڑے ہوے تھے اور اُسپر کلی لپٹر کی کہانی کا وہ بیان جہان وہ مغرور عورت اپنے این ٹھنی سے ملی ہے اور جس سے اس عورت کی بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ لکھا ہوا تھا۔

پوس ھمس نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ مگر تمنے اپنی آنکھ سے نہین دیکھا کسی سے سُن لیا ہوگا۔

پھر آئی آی کی مو نے کہا۔ کہ اُسکے مکان کے جنوبی سمت مین ایک آتشدان ہے جسکے اوپر ڈائی نابی و نگ کی مورت اُس صفائی سے بنی ہے کہ جسکے

دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی زندہ انسان کو وہان بٹھلا دیا ہے۔

پوس ھمس نے کہا اِسے بھی کسی سے سُن لیا ہوگا کیونکہ برٹین کے ہر خاص و عام اِسے جانتے ہین۔

آئی آی کی مو نے ٹھیک ٹھیک اُس کمرے کی چھت کا بیان کیا۔ اور اخیر مین کہا تو یہ تو بھول ہی گیا وہان چاندی کی دو مورتین بھی ایک پیر سے کھڑی مینے دیکھین۔ اور پھر کنگن نکال کر کہا۔ کیا اسے آپ پہچانتے ہین۔ یہ اُسنے اپنے بازو سے کھول کر دیا تھا۔ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ یہان موجود ہے۔ اُسکے اخلاق اس کنگن دینے سے کہین زیادہ بھلے معلوم ہوے مگر پھر بھی اسکا دینا وہ اپنے پندار مین زیادہ مناسب سمجھی۔ اور دیتے وقت یہ بھی کہنے لگی کہ کسی زمانہ مین میری نظرون مین اُسکی بڑی قدر تھی۔ اور سب کے بعد اُس خال کا ذکر کیا جو اُسکی گردن مین دیکھا تھا۔

پوس ھمس ابتک تو آئی آی کی مو کی باتون کو چالاکی پر محمول کرتا تھا اور اُسکا ذہن قبول نہین کرتا تھا کہ ای موجین اُس سے ملی ہوگی۔ مگر کنگن دیکھکر تو اُسکے بدن مین آگ لگ گئی اور اپنی ہیرے کی انگوٹھی اُتار کر (جیسا کہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر ای موجین اپنا کنگن دیدیگی تو مین بے تکلف اپنی انگوٹھی اُتار دونگا) آئی آی کی مو کے حوالے کی۔

اور اُسی حالت شرم و غضب مین برٹین کے ایک مرد شریف پی سے نیا نامے کو جو آی موجین کے خدمتگارون مین تھا اور ایک مدت تک پوس ھمس کا وفادار دوست رہچکا تھا ایک خط لکھا اور اُسمین اپنی بی بی کی بیوفائی کی ساری کیفیت تحریر کردی اور لکھا کہ میری دلی آرزو یہ ہے کہ ویلس کی بندرگاہ ملفارڈھیون پر لیجاکر تم اُسے قتل کرڈالو۔ اور چالاکی تو یہ کی کہ اُسی وقت

ای موجین کے نام بھی ایک خط لکھا اور اسمین تحریر کیا کہ مین دیکھتا ہون تو تمھاری مفارقت مین یہان میری جان جایا چاہتی ہے۔ گو برٹنی مین آنا میرے لیے جان پر کھیلنا ہے مگر کیا کیا جاے۔ جی چاہتا ہے کہ ملد فارڈھیون پر تمسے ملون بہتر ہوتا کہ پی سے نیا کو لیکر تم وہان پہونچی رہو۔ یہ نیک و سادہ دل عورت کہ اپنے شوہر کو تمام دنیا کی چیزون سے زیادہ پیارا جانتی تھی اور اُسکے دیکھنے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی تھی۔ خط پاتے ہی پی سے نیا سے ملی۔ اور اُسے ساتھ لیکر رات ورات وہان سے روانہ ہوئی۔

اسمین شک نہین کہ پی سے نیا پوس تھمس کا ایک وفادار دوست تھا مگر قتل ناحق کے لیے وفادار دوست نہ تھا اور جب اُسنے دیکھا کہ ملفارڈھیون تھوڑی دور رہگیا تو اُسنے ای موجین کو آگاہ کردیا کہ اُسکے شوہر نے اُسکے لیے کیا حکم دیا ہے۔

ای موجین کو اس سننے سے کہ جس پیارے و نیز جان نثار شوہر کے ذوق ملاقات مین مین اسطرح گرفتار ہون اُسنے یون میرے قتل کا سامان درست کر رکھا ہے حد سے زیادہ رنج ہوا۔

پی سے نیا نے سمجھا بجھا کر اُسے تسلی دی اور کہا اتنے صبر و استقلال سے کام لو جب کبھی اُس سے ملاقات ہوگی تو دیکھنا کہ اپنی بے رحمی پر وہ کیسا پشیمان ہوتا ہے۔ ای موجین اس حالت یاس مین کہ وہ اپنے مکان پر لوٹ جانے سے انکار کرتی تھی پی سے نیا نے اُسے لباس بدل کر مرد کے بھیس مین سفر کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ تمھارے لیے با امن و امان سفر کرنے کو تغیر لباس ضروریات سے ہے ای موجین نے اس ارادے سے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور دلمین خیال کیا کہ یہ تو خوب اچھی ترکیب ہاتھ آئی۔ اب اسی طرف سے بالا بالا ملک روم کی طرف

چل دینا چاہیے۔ گو پوس تھمس نے میرے ساتھ بڑا ہی وحشیانہ برتاؤ کیا مگر عشق و محبت کا پاس نکرنا مجھ سے کب ممکن ہے۔

ای موجین نے پی سے نیا کو لوٹ جانے پر مجبور کیا۔ چنانچہ ای موجین کو مرد کی صورت بنا کر اُسنے گھر کا راستہ لیا اور چلتے وقت دوا رمقوی کی ایک شیشی اُسے دی اور کہا یہ دوا مجھے ملکہ نے دی تھی جسکا اثر یہ ہے کہ طبیعت کیسی ہی بے لطف کیون نہو مگر ذرا سا کھا لیجیے تو بہت کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔

پی سے نیا چونکہ ای موجین اور پوس تھمس کا دوست تھا اسلیے ملکہ اُس سے عداوت رکھتی تھی اور اپنی دانست مین سم قاتل سے بھری ہوئی سمجھ کر یہ شیشی اُسے عطا کی تھی۔ کیونکہ ملکہ نے اپنے طبیب سے ایک دن زہر کی ایک شیشی مانگی کہ مجھے جانورون پر اسکا اثر دیکھنا ہے چونکہ طبیب اُسکی بد طینتی سے واقف تھا اسلیے اُسنے اصلی زہر نہ دیا بلکہ ایک ایسی دارو دی جسکے کھانے سے ذی روح پر تھوڑی دیر کے لیے ایسی غفلت کی نیند طاری ہو جائے جس سے دیکھنے والون کے نزدیک یہی معلوم ہو کہ مر گیا۔ اُس وقت کہ پی سے نیا کے پاس وہ دوا موجود تھی اسلیے حسب بیان ملکہ اُسنے ایک مفید شے سمجھکر ای موجین کو دی اور کہا راستہ مین اگر طبیعت نادرست ہو جاے تو اسکا استعمال کرنا۔ اور پھر بہت کچھ دُعائین دیکر اللہ کی حفاظت مین سونپا اور کہا خدا تمھین اس ناحق کی تکلیف سے جلد نجات بخشے۔ غرضکہ یہ سب کہہ سنکر اُس سے رخصت ہوا۔

قدرت خدا دیکھیے کہ ای موجین راستہ بھول کر اپنے اُن دو بھائیون کے مکان پر پہونچی جو ایام طفلی مین گم ہو گئے تھے بی لے ریس جو اُنھین چرا لایا تھا سمبلائن کی کچہری کے امیرون مین تھا ایک روز بادشاہ نے کسی الزام خیانت مین اُسے متہم کر کے دربار سے نکلوا دیا تھا جسکے بدلے مین بادشاہ کے اُن

دونون لڑکون کو وہ چرا کر ایک جنگل مین اٹھالایا اور جبسے وہین کسی غار مین مخفی طور پر رہنے لگا۔ گو بادشاہ کی تکلیف دینے کو وہ اُنھین چرالایا تھا مگر ایسی شفقت و محبت سے اُنکی پرورش کی جیسا کوئی اپنے لڑکون کی پرورش کرتا ہے اور ایسی اچھی طرح سے اُنکی تربیت کی کہ تھوڑے دنون مین وہ دونون بڑھکر اچھے خاصے جوان ہوے اور بہادری و شجاعت جیسی شاہزادون کو چاہیے اُنمین موجود تھی اور چونکہ اُنکا مدار رزق شکار ہی کھیلنے پر تھا اِسلیے وہ بڑے ہی چالاک و مضبوط ہو گئے تھے۔ اور ہمیشہ اپنے مصنوعی باپ سے بضد ہوتے اور کہتے کہ ہماری تمنا ہے کہ لڑائیون مین جاکر ہم اپنی قسمت آزمائی کرین۔

ای موجبین کی خوش قسمتی دیکھیے کہ جہان اُسکے بھائی رہتے تھے وہین پہونچی کیونکہ ایک بڑے بھاری جنگل مین جسمین سے ہو کر ملڈفارڈ ہیون کو رستہ جاتا تھا (کیونکہ اُسکا قصد تھا کہ ملڈفارڈ ہیون مین جاکر روم کے جہاز پر سوار ہو جائے) وہ اپنا راستہ بھول گئی۔ جنگل مین کیا چیز بکتی تھی کہ وہ خرید سکتی۔ مارے بھوک و اضمحلال کے قریب تھا کہ اُسکی جان نکل جائے کیونکہ محض مردانہ لباس پہن لینا کسی عورت کو ہرگز اِس قابل نہین بنا سکتا کہ مردون کی طرح تکلیف صحرانوردی برداشت کر سکے۔ یہ غار دیکھکر اُسنے سوچا کہ کیا عجب یہان کوئی ایسا ہو جس سے کوئی چیز کھانے کی مل سکے اور بے تکلف اندر چلی گئی۔ مکان تو خالی تھا مگر ڈھونڈھنے ڈھونڈھنے سے تھورا سا کھانا دیر کا پکا ہوا ہاتھ لگا۔ بھوک نے اُسے ایسا بیتاب کر رکھا تھا کہ بے تامل بیٹھکر کھانے لگی۔ اور اپنے آپ باتین کرنے لگی۔ کہ آدمی کی زندگی بھی کیا وبال جان ہے۔ دیکھو مین کیا تھک گئی ہون۔ دو رات پیہم زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ میری ہی ایسی ہمت تھی۔ ورنہ بیمار پڑنے مین کیا رکھا تھا۔ پی سے نیا نے پہاڑ پر سے دکھلایا تھا تو ملڈفارڈ ہیون کیسا نزدیک معلوم ہوتا تھا۔ اور پھر

اپنے شوہر اور اُسکے بیرحم حکم کو جو ای موجبین کی شان مین اُسنے لکھ بھیجا تھا۔ یاد کر کر بحسرت بول اُٹھی اُو میرے پیارے پوس تھمس اِسمین شک نہین کہ تم ایک دغا باز شخص ہو۔

ای موجبین کے دونون بھائی اپنے فرضی باپ بی لے ری اس کے ساتھ شکار کھیلنے گئے تھے اُسی وقت وہ بھی واپس آئے۔ بی لے ری اس نے اُنکا نام **پولی ڈر** اور **کاڈول** رکھا تھا حالانکہ اُن شاہزادون کا اصلی نام **گوڈی رس** اور **ارو ی رے جس** تھا۔ اُنھین یہ سب کیا معلوم وہ سمجھتے تھے کہ بی لے ری اس ہمارا باپ ہے۔

پہلے بی لے رس مکان مین داخل ہوا اور ای موجبین کو وہان دیکھکر اُن لڑکون سے کہا کہ تملوگ ابھی مت آؤ نہین معلوم یہ کیا ہے کہ بیٹھا ہوا ہمارا کھانا کھا رہا ہے اگر کھاتا نہوتا تو خیر یون بھی سمجھ لیتے کہ کوئی از قسم جن و پری ہے۔ لڑکون نے پوچھا کیا ہے۔ اُسکے جواب مین بی لے ری اس نے کہا واللہ نہین معلوم یہ کوئی فرشتہ ہے یا کوئی صورت خاکی ہے کہ میرے مکان مین بیٹھا ہے غرض ای موجبین کی زنانی صورت جوامرد کے لباس مین دکھائی دی تو بی لے رس اس کو اُسکے حسن و جمال نے کمال متحیر کیا۔

اُنکا شور سنکر وہ باہر نکل آئی اور اسطرح مخاطب ہوئی کہ اُو مالکان نیک کردار میری اذیت کا قصد نکرنا۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسی کے مانگنے یا خریدنے کے ارادے سے مین اِس مکان مین داخل ہوا تھا۔ مین نے تمہاری کوئی چیز نہین چرائی اور نہ میرا قصد چوری کا تھا۔ گو زمین پر مین نے پڑی ہوئی اشرفی بھی دیکھی تھی۔ مین نے جو کچھ کھایا ہے اُسکے عوض مین یہ روپیہ تیار ہے۔ تم نہ بھی آتے تو جب مین کھا کر بنابت الٰہی یہان سے چلتا تو اُسے میز پر رکھتا جاتا۔ اُنھون نے

بڑی سنجیدگی سے اِس روپیہ کے لینے سے انکار کیا۔ خوف زدہ ہوکر ای موجین نے کہا۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مجھ سے کچھ خفا ہو۔ لیکن آپ لوگ یاد رکھیے کہ اس خطا پر اگر آپ مجھے مار بھی ڈالینگے تو کیا۔ مین ایسا نکرتا تو یون بھی مرنا ہی تھا۔

بی ٹے ری اِس نے پوچھا کس طرف جانے کا تمھارا ارادہ ہے اور کیا نام ہے۔

ای موجین نے اپنا نام فای ڈل بتایا اور کہا کہ میرا ایک رشتہ مند ملڈ فار دہیون کی طرف گیا ہے کہ وہان سے جہاز پر سوار ہوکر اٹلی کو روانہ ہو مین وہین جاتا تھا کہ راستہ مین غلبۂ گرسنگی سے بیتاب ہوکر مرتکب ایسے جرم کا ہوا۔

بی ٹے ری اس یہ سُنکر بہ بجاجت بولا کہ او جوان خوش رہو ہمین دہقانی نہ سمجھ اور نہ اس مقام کی سخت آب وہوا پر جہان ہم رہتے ہین ہماری اچھی طبیعون کو قیاس کرو۔ اچھا ہوا کہ تم یہان پہونچ گئے رات بھی قریب ہے تمھارے لیے اسوقت کوئی اچھی چیز پکوائی جائیگی اگر تم منظور کرلوگے تو ہم بڑے شکرگزار ہونگے اور اسوقت لڑکون نے بھی مرحبا۔

اُسکے شریف بھائیون نے مکان مین جاکر اُسکے آنے سے اپنی کمال مسرت ظاہر کی اور بڑے تپاک سے ملے اور کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہم لوگ بھائیون کی طرح اُنس ومحبت سے تمھارے ساتھ پیش آئینگے۔ اور ہرن کا گوشت جو شکار کر لائے تھے وہان رکھدیا۔ ای موجین نے اُسکے پکانے مین انکا ساتھ دیا۔ اور اپنے انتظام خانہ داری سے اُنھین بہت کچھ مسرور کیا۔ گو آج کل عالی خاندان عورتون مین کھانا پکانے کا دستور نہین ہے۔ مگر اُس زمانے مین یہ بڑا ہی مفید ہنر گنا جاتا تھا۔ اور امیرون کے گھرون کی عورتین اسمین بڑی مہارت رکھتی تھین اور خاصکر ای موجین تو بڑی ہی اُستاد تھی یہ انوقع حکم اپنے بھائیون کے اُسنے

اُس شکار کو بناکر خوب چٹکالا شوربا لگایا۔ اور اِس مزے سے کھانا تیار ہوا گویا جو تو بیمار ہے اور ای موجین اُسکی بیمارداری کو آئی ہے۔ کھانا پک لیا تو پوٹی ڈرنے اپنے بھائی سے کہا۔ دیکھو یہ کیا اچھا لگتا ہے۔

اُن دونون مین چشمکین ہوئین کہ گو فای ڈل اسطرح ہملوگون کے ساتھ ہنستا بولتا ہے مگر اُسکے چہرے پر کچھ ایسی اُداسی وافسردگی برستی ہے گویا اُسکے دل پر کوئی بڑا صدمہ ہے مگر صبر وشکیب کو ہاتھ سے دیکر کسی سے کہ نہین سکتا۔

بسبب اپنی نیک خصلتون کے (یا بسبب اتحادِ خون کے گو وہ جانتے نہون)۔ ای موجین نے اُنکے دلون مین بہت جلد جگہ پیدا کرلی۔ اور کسی قدر خود بھی اُنسے مانوس ہوئی۔ اور سمجھی کہ جب پیارے پوس تھمس ہی کی یاد مین جان دینی ٹھہری تو یہ بات اِس غار مین اِن وحشیون کی صحبت مین بھی رہکر ممکن ہے۔ اور بخوشی وہان کا رہنا منظور کیا۔ اور کہا اچھا چندے یہان رہکر آرام کرونگا اور جب ماندگی سفر دور ہوجائیگی تو ملڈر فار دہیون کو جاؤنگا۔

جب وہ گوشت جو وہ شکار کر لائے تھے صرف ہوگیا تو بفکر صید افگنی پھر گھر سے نکلے۔ مگر ای موجین بسبب ناسازی طبع اُنکے ساتھ نہ جاسکی۔ شوہر کے وحشیانہ برتاؤ کا غم تو تھا ہی اُسپر سے دشت نوردی کی یہ نئی مصیبت ایسی غضب تھی کہ ایسی حالت مین بیمار نہ پڑنا ہی تعجب تھا۔

غرضکہ جب وہ رخصت ہوکر شکار کھیلنے گئے تو راستہ بھر ای موجین ہی کی باسلیقہ خدمتگزاری کی تعریف اور اُسکی خوش وضعی کا چرچا کرتے رہے۔

اُنکا جانا تھا کہ ای موجین کو بی سے نیا کی وارو کا خیال آیا اور اُٹھا کر اسمین سے تھوڑا سا پی گئی جسکے پیتے ہی اُسے غفلت کی نیند آگئی اور تمام چہرے پر مُردنی سی چھاگئی۔

۳۳۳۸۳

جب بی ے ری اس اور اُسکے بھائی شکارگاہ سے واپس آئے۔ تو پہلے پولی ڈر مکان مین داخل ہوا۔ اور اُسے سوتا دیکھکر اپنے بھاری جوتون کو پیر سے نکال ڈالا۔ تا اُسکی رفتار سے فامی ڈل کی نیند مین خلل نہ واقع ہو۔ مقام غور ہے کہ امی موجین کے ساتھ یہ جنگلی شاہزادے کیسا جلد مانوس ہوگئے اور کیسی تہذیب و امتیاز کے ساتھ اُس سے برتاؤ کرنے لگے۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد اُسے معلوم ہوگیا کہ کیسا ہی شور کیون نہو مگر یہ جگ نہین سکتا اور ایسی نیند آرہی ہے کہ جسکے سونے والے کو پھر عمر بھر جاگنا نصیب نہین ہوتا۔ اور بحسرت و یاس اسطرح گریہ وزاری شروع کی گویا فامی ڈل اُسکا کوئی پیارا دوست یا حقیقی بھائی تھا اور بچپن سے اُسکے ساتھ رہ آیا تھا۔

بی ے ری اس نے تجویز کیا کہ اس غار سے نکال کر اُسکے جنازے کو جنگل مین لے چلنا چاہیے اور ماتمی راگ و دیگر مذہبی رسوم کے ساتھ جیسا کہ وہان کا دستور تھا۔ تجہیز و تکفین کرنی چاہیے۔

چنانچہ امی موجین کے دونون بھائی اُسکے جنازے کو باہر لیگئے اور آہستہ سی ایک سایہ دار جھاڑی کے نیچے گھاس پر رکھکر اُسکی روح پرواز کردہ کے لیے دعاء خیر کی۔ اور پتون اور پھولون سے اُسے چھپا کر پولی ڈر نے کہا فامی ڈل اتنا گرما تک بشرط قیام یون ہی ہر روز آن کر تیری سن سان قبر پر پھول چڑھا جایا کرونگا زرد گلاب کے پھول جو تیرے چہرے سے زیادہ مشابہت رکھتے ہین۔ بی لوبل جو تیری صاف رگون کی طرح دکھلائی دیتی ہین ایگلنٹائن کے پتے جو تیری جان عزیز سے زیادہ پیارے نہین ہین۔ گرمیون مین چڑھانے کے لیے تو یہ سب موجود ہی ہین۔ ہان جاڑون مین کہ پھول میسر نہین آتے تہ بہ تہ جمی ہوئی کائی لاکر بچھا جایا کرونگا۔ جب اُسکی تجہیز و تکفین کے سب مدارج پوری طرح سے طی پا لیے

Bluebel Englontian-

تب اُنھون نے بحالت یاس اپنے گھر کا راستہ لیا۔

کچھ زیادہ عرصہ تک امی موجین پر وہ حالت طاری نہ رہی۔ بلکہ اُنکے چلے جانے کے تھوڑے ہی دیر بعد اُس داروے خواب آور کے اثر زائل ہونے پر وہ بیدار ہوئی۔ اور پتون اور پھولون کو جو اُسکے اوپر پڑے تھے آہستہ سے ٹال کر اُٹھ بیٹھی۔ اور واقعات گذشتہ کو خواب و خیال سمجھکر دلمین کہنے لگی کہ مین تو اُن پاکبازون کے مکان کی محافظ اور اُنکے مطبخ کی مہتمم تھی یہان پھولون مین مجھے کون لا کر دبا گیا۔ اور پھر جب نہ اُس غار کے راستہ کا کچھ پتہ ملا اور نہ اُن نئے ساتھیون کا کچھ نشان۔ تو اُسے یقین کامل ہوگیا کہ بیشک مین خواب ہی دیکھ رہی تھی اور پھر ایکبار اسی حالت زار مین کمر ہمت چست باندھی اور سوچی کہ گرتی پڑتی کسیطرح ملڈ فارڈ ہیون تک تو پہونچ ہی جاؤنگی۔ اور پھر وہان سے اٹلی جانا کیا بڑی بات ہے بہتیرے جہاز مل جائینگے۔ غرضکہ اُسکا دلی منشا یہ تھا کہ جب پوس تھمس کے پیچھے اپنا بھیس تک بدل ڈالا تو اب کچھ ہی ہو مگر اُس سے ملے بغیر نہین رہنا چاہیے۔

لیکن اُسی زمانے مین وہان ایک بڑا واقعہ ہوگیا تھا جس سے امی موجین بالکل ہی بیخبر تھی۔ وہ یہ کہ شہنشاہ روم اگسٹس قیصر اور سمبلائن شاہ برٹین مین دفعتہً ایک لڑائی ٹھن گئی تھی اور رومی فوج برٹین پر حملہ کرنے کے لیے سمندر اُتر کر اُسی جنگل مین سے گذر رہی تھی جسمین سے ہوکر امی موجین ملڈ فارڈ ہیون کی طرف جاتی تھی۔ اور پوس تھمس بھی اُس فوج کے ساتھ آیا تھا۔

گو پوس تھمس رومی فوج کے ساتھ برٹین پر چڑھائی کرکے آیا تھا۔ مگر یہ نیت نہ تھی کہ رومیون کی طرف سے ہوکر اپنے ہموطنون سے جنگ کرے بلکہ اُسکا یہ ارادہ تھا کہ بوقت کارزار فوج برٹین مین ملکر اپنے ملکی بادشاہ کی جانب سے جسنے اُسے نکلوا دیا تھا مخالفون کا مقابلہ کرے۔

اِی موجین کی بیوفا ہونے کا خیال گو اُسکے ذہن سے ابھی تک اُترا نہ تھا تاہم ایسی پیاری معشوقہ کے مارے جانے سے اور وہ بھی اُسکے حکم سے (کیونکہ پی سینیا نے لکھ دیا تھا کہ بہ تعمیل اُسکے حکم کے اِی موجین قتل کر دی گئی) پوسی تھمس کے قلب پر سخت صدمہ پہونچا اور اپنی زیست سے آزردہ ہو کر وہ برٹن مین واپس آیا کہ پہلے تو لڑائی ہی مین مارا جاؤنگا اور اگر وہان سے بچ گیا تو سیمبلائن کے حضور اس جرم مین کہ جلا وطن کیے جانے کے بعد اپنے وطن مین کیون آیا ضرور ہی گردن ماری جائیگی —

قبل اِسکے کہ ملفرڈ ہیون تک اِی موجین پہونچے راستہ مین رومیون کے ہاتھ پڑی اور بسبب اُسکی خوش وضعی و نیک رویہ کے لُسی ایس سپہ سالار نے اُسے اپنے خدمتگارون مین رکھ لیا۔

اب سیمبلائن کی فوج بھی دشمنون کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھی — اور جب اُس جنگل مین پہونچی تو پولی ڈور اور کاڈول بھی اُسکے ساتھ ہو لیے — اُنھین کچھ یہ علم نہ تھا کہ ہم اپنے عالی منزلت باپ کی طرف سے ہو کر لڑائی پر جاتے ہین — مگر چونکہ بہادری کے کامون مین شریک ہونے کے وہ از حد مشتاق تھے — اِسلیے بے پوچھے گچھے اُنکے ساتھ ہو لیے — بی لے ری اس بھی اُن نوجوانون کے ساتھ میدان کارزار کی طرف متوجہ ہوا — سیمبلائن کے لڑکون کے اُٹھا لانے کے بعد وہ بہت نادم ہوا تھا — اور چونکہ اپنی جوانی مین وہ بڑی بڑی لڑائیون مین شریک ہو چکا تھا اِسلیے اب اُسے مکافات ماسبق کے لیے بادشاہ کی طرف سے جسکے مقابلے مین وہ ایسی بڑی خطا کا مرتکب ہو چکا تھا میدان کارزار مین جانے کا بہت اچھا موقع ہاتھ آیا۔

دونون فوجون کے ملنے پر اب ایک بہت بڑی لڑائی شروع ہوئی جسمین قریب تھا کہ برٹین والے پسپا ہون اور اُنکا بادشاہ مارا جاے — کہ دفعتہً

پوسی تھمس بی لے ری اس اور سیمبلائن کے دونون لڑکون کی کمک نے بادشاہ کی جان بچائی اور صورت کارزار بالکل ہی پلٹ دی — اور انجام کار فوج برٹن غالب رہی۔

پوسی تھمس نے جب دیکھا کہ جنگ ختم ہو گئی مگر موت جسکی تلاش مین مین یہانتک آیا نصیب نہوئی — تو کسی عہدہ دار شاہی کے پاس اپنے کو حاضر کیا کہ باشتیاق موت جیسا کہ بر تقدیر واپسی میرے لیے تجویز ہوئی تھی مین حاضر آیا ہون۔

اِی موجین مع اپنے نئے آقا کے گرفتار ہو کر بادشاہ کے پاس حاضر کیگئی اور اِی موجین کا دشمن قدیم آئی اکی مو بھی کہ رومی فوج کا ایک افسر تھا اُسی طرح گرفتار ہو کر بادشاہ کے پاس حاضر لایا گیا — یہ سب قیدی تھے ہی کہ پوسی تھمس تجویز قتل سُنانے کے لیے بادشاہ کے حضور مین پیش کیا گیا — اور اِسی حالت مین بی لے ری اس پولی ڈور — اور کاڈول اُس خدمت کے انعام پانے کے لیے جو اُنھون نے بادشاہ کے ساتھ جنگ مین انجام دی تھی طلب کیے گئے — اور پی سینیا بھی کہ بادشاہ کے مقربون مین تھا اُسوقت وہان موجود تھا۔

غرضکہ اُسوقت بادشاہ کے دربار مین سب کے سب موجود تھے (مگر مختلف رجا و بیم کے ساتھ) پوسی تھمس اور اِی موجین مع اپنے نئے آقا سپہ سالار روم کے وہان موجود تھے — وفادار نوکر پی سے نیا اور بیوفا دوست آئی اکی مو بھی وہان حاضر تھے سیمبلائن کے دونون پسران گم گشتہ بھی مع بی لے ری اس کے جو اُنھین اُٹھا لیگیا تھا ایک طرف کھڑے تھے۔

گو اُنھین ایک سے ایک بڑھکر بولنے والے تھے مگر اُسوقت سب کے سب خاموش رہے اور صرف رومی سپہ سالار ایک ایسا تھا جسنے سب کے پہلے بادشاہ سے خطاب کیا۔

۹۸۲
۱
اردو

اسی موجین نے پوس تھمس کو دیکھا۔ ہر چند کہ وہ دیہاتون کی سی صورت بنائے ہوئے تھا مگر پہچان لیا۔ لیکن وہ اسے مردانہ بھیس مین نہ پہچان سکا۔ ائی ای کو موکو بھی دیکھکر اسی موجین نے پہچانا اور اُسکی انگلی مین وہ انگوٹھی دیکھکر فورًا تاڑ لیا کہ یہ میری ہی انگوٹھی ہے۔ لیکن اتنک یہ نہ سمجھی تھی کہ ان تمام میری مصیبتون کا بانی یہی شخص ہے۔ غرضکہ مثل ایک قیدی شنگ کے اپنے خاص باپ کے سامنے چپ چاپ کھڑی ہوئی دل مین یہ سب سوچ رہی تھی۔

پی سے نیا نے ای موجین کو دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ اسی نے اسے امرد کا لباس پہنایا تھا۔ اور خیال کیا کہ اتنک تو میری خاتون صحیح و سلامت رہی۔ مگر دیکھیے آگے کیا ہوتا ہے۔ بی لے ری اس نے بھی اُسے پہچانا اور چپکے سے کاڈول سے کہا کہ یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے جسے ہم سب نے مردہ سمجھکر جھاڑی کے نیچے چھپا دیا تھا کاڈول نے کہا بیشک اُس لڑکی کی صورت اور فاہی ڈل مردہ کی صورت مین سرمو فرق نہین۔ ریگ بیابانی کے ذرے بھی کیا ایسے باہم متشابہ ہونگے۔ پولی ڈر نے کہا فاہی ڈل جی اُٹھا ہوگا۔ بی لے ری اس نے کہا چپ چاپ رہو اگر دیکھی ہے تو ہمسے خواہ مخواہ بولیگا۔ پولی ڈر نے پھر کان مین کہا۔ کہ ہم لوگ تو اُسے مردہ چھوڑ آئے تھے۔ بی لے ری اس نے جواب دیا کہ اچھا خاموش بھی رہو۔

پوس تھمس اپنے قتل کی تجویز سننے کا منتظر چپ چاپ بادشاہ کے آگے کھڑا تھا اور اس امر کا اظہار مدنظر نہ تھا کہ مین نے لڑائی مین بادشاہ کی جان بچائی ہے کہ مبادا اس کہنے سے سمبلائن کی راے بدل جاے اور میرے خون سے درگذرے۔

لسی یس سپہ سالار رومی جسنے ای موجین کو پناہ دیکر اپنے پاس انجام خدمتگاری کے لیے رکھ لیا تھا پہلا شخص تھا (جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے)۔ جسنے بادشاہ سے

گفتگو کی۔ یہ سپہ سالار بڑا ہی اہل ہمت و ذی عزت آدمی تھا۔ اور بادشاہ سے جو گفتگو کی وہ یہ ہے۔

مین سنتا ہون کہ اپنے قیدیون کو زرتاوان لیکر تم چھوڑنا نہین جانتے اور انکی جان لیے بغیر تم نہین رہتے۔ خیر مین تو اہل روم ہون لڑنا مرنا میرا کام ہی ہے مگر ایک امر ایسا ہے جسکے لیے کچھ التجا کرنا مجھے ناگزیر ہے۔ یہ کہکر ای موجین کو پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ لڑکا برٹین نژاد ہے۔ اسکی جان بخشی ضرور ہونی چاہیے۔ یہ میرے خدمتگارون مین ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا حلیم ایسا فرمانبردار ایسا مستعد ایسا سچا ایسا دلسوزی سے کام کرنے والا نوکر ملنا مشکل ہے۔ اتنے روز تک یہ رومی کے پاس تھا مگر برٹنی بدیان اسمین کبھی دیکھی نہ گئین۔ اور رون کو رہا کر دیا نکرو مگر اسکو ضرور رہا کر دینا چاہیے۔

سمبلائن نے خوب غور سے اپنی لڑکی ای موجین کو دیکھا۔ مگر بسبب تغیر لباس کے اُسے نہ پہچان سکا۔ اُسوقت کی گفتگو سنکر ایسا معلوم ہوا کہ قادر مطلق اُس سے یہ سب کہلواتا ہے۔ کیونکہ اسکی طرف متوجہ ہوکر سمبلائن بولا بیشک مین نے اِسے کہین دیکھا ہے۔ اِسکی صورت نہ مجھے غیر مانوس نہین معلوم ہوتی۔ نہین معلوم کیون بے اختیار میرا جی یہی کہنے کو چاہتا ہے کہ لڑکے۔ تمھین خدا سلامت رکھے۔ مین تمھارا خون معاف کردونگا۔ اور پھر کہا۔ لڑکے جو تمھارا جی چاہے اسوقت مجھ سے مانگ لو۔ اگر کسی بڑے قیدی کی بھلائی کے لیے بھی کچھ کہوگے تو مین اُسے منظور کرلونگا۔

ای موجین نے کہا کہ حضور کی عنایتون کا شکریہ مین بڑے عجز و انکسار کے ساتھ ادا کرتا ہون۔

حسب خواہش مانگ لینے سے یہ مطلب تھا کہ کچھ ہی مانگو مین اُسے دیدونگا۔

یعنی جس شخص سے یہ کہا گیا اُسے اختیار دیا گیا کہ کوئی شے پسند کرکے مانگ لے۔ اُسوقت سب کے سب منتظر تھے کہ دیکھین یہ خدمتگار کیا چیز مانگتا ہے۔ لشی لیس اُسکے آقا نے کہا لڑکے۔ مین جانتا ہون کہ تم میری زندگی بادشاہ سے مانگوگے۔ مگر مجھے اپنی زندگی کی چندان آرزو نہین۔ ای موجین نے کہا۔ نہین۔ نہین۔ تجھے بہتیرے کام ہین۔ تمھاری زندگی مین نہین مانگنے کا۔

لڑکے کی یہ ظاہری ناشکرگزاری دیکھکر سپہ سالار کو کمال تعجب ہوا۔

پھر ای موجین نے آئی ای کی مو کی طرف دیکھکر کہا سوائے اسکے مین اور کچھ نہین چاہتا کہ اِس آدمی سے دریافت کیا جائے کہ یہ انگوٹھی جو اُسکے ہاتھ مین ہے اِسنے کہان پائی۔

سیمبیلائن نے اُسکی عرض قبول کی اور آئی اے کی مو سے کہا خبردار جھوٹ بولوگے تو تھین جانوگے۔ سچ سچ کہو تمنے یہ ہیرے کی انگوٹھی کہان پائی۔

آئی اے کی مو اپنی خباثتون کا پورا پورا اظہار کرگیا اور ساری پوتس تھمس سے شرط لگانا۔ اور پھر بہ سبب اُسکی سریع الاعتقادی کے اپنا بہ دغا بازی کامیاب ہونا شروع سے اخیر تک جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے کہہ گیا۔

ای موجین کی پاک دامنی سُنکر جو حالت پوتس تھمس پر طاری ہوئی وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ سُننے کے ساتھ ہی وہ بادشاہ کے سامنے چلا آیا۔ اور بے تکلف وہ بیدرد حکم اپنا جو ای موجین کے قتل کے بارہ مین پی سے نیا کو لکھا تھا کہہ سُنایا۔ اور زور سے چلاکر پکارا اُو ای موجین۔ میری ملکہ۔ میری زیست۔ میری بی بی افسوس اُو ای موجین۔ ای موجین۔ ای موجین۔

ای موجین اپنے پیارے شوہر کی وہ مصیبت نہ دیکھ سکی اور فوراً اپنے کو پہچنوا دیا۔ جس سے اُسے لاانتہا مسرت حاصل ہوئی۔ اور وہ بارِ غم و عصیان سے

اِسطرح سُبکدوش ہوا اور یون اپنی نیکبخت و پیاری بی بی سے جسکے ساتھ وہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا تھا ملگیا۔

سیمبیلائن اپنی دخترِ گم گشتہ کو ایسی حالت حیرت افزا مین پاکر قریب قریب آتا ہی ملول خاطر ہوا اتنا ہی اُسے سرور حاصل ہوا۔ اور حسب دستور قدیم بہ شفقت پدری اُس سے پیش آیا اور صرف اُسکے شوہر پوتس تھمس کی جان بخشی ہی نہ کی بلکہ اُسے اپنی دامادی مین قبول کرنا بھی منظور کرلیا۔

بیلے ریس نے اپنی عرضداشت کے لیے یہ خوشی و مصالحہ کا وقت مناسب تصور کیا۔ اور پولی ڈر اور کاڈول کو بادشاہ کے سامنے پیش کرکے کہا۔ یہ دونون آپکے پسران گم گشتہ گی ڈیریس و اروی رجس ہین۔

سیمبیلائن نے بیلے ریس کا قصور معاف کردیا۔ کیونکہ ایسی کامل خوشی و خرمی کی حالت مین سزا دہی کا کسے خیال آتا۔ اور اپنی لڑکی کو زندہ پاکر اور پسران گم گشتہ کو جنھون نے میدان کارزار مین بہادرانہ اُسکی امداد کی تھی نوجوان و اپنی جان کے بچانیوالے دیکھکر کمال خوشی اُسے حاصل ہوئی۔ خدا نے اپنی طرف سے اُسے ایسا دن دکھایا ورنہ اُسے کب ایسی اُمید تھی۔

اب ای موجین کو اپنے آقا لشی لیس سپہ سالار رومی کے حق خدمت ادا کرنے کی مہلت ملی اور بادشاہ اپنی بیٹی کی سفارش سُنتے ہی اُس سپہ سالار کے خون سے درگذرا۔ اور پھر اُسی لشی لیس کے بیچ بچاؤ سے روم اور برٹین مین ایسی صلح ہوگئی کہ مدت تک وہان امن و امان قائم رہا۔

سیمبیلائن کی بدکردار بیگم اپنے منصوبے پر اسطرح ناکامیاب رہنے سے سخت پشیمان ہوئی۔ اور اِس اثنا مین اُسکا بیٹا کلوٹن کسی جھگڑے مین جو خود ہی اُسنے اُٹھایا تھا مارا گیا جس سے اُسکے دل پر اور بھی صدمہ پہونچا اور کچھ عرصہ تک بیمار رہکر

راہی ملک عدم ہوئی۔ اُن واقعات رنج والم سے یہ نہین کہا جاسکتا کہ انجام بخیر نہین ہوا کیونکہ آخر مین جمیع مستحقین کے لیے سامان طرب مہیا ہو گیا تھی اگرا سے کی تو ایسے دغا باز آدمی کا بھی اِس لحاظ سے کہ اسکی خباثت و دغا بازی کا اخیر انجام ناکامیابی پر ہوا بلا کچھ سزا پائے چھٹکارا ہو گیا۔

تاریخ طبع از افضل الامثال والاقران مولنا محمد حامد علیخان حامد

مصحح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ غلام علیخان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی تلمیذ امیر الشعر احضرت امیر مینائی مدظلہ العالے

نہین تھیں قصے یہ چھاپے گئے
لکھا مین نے حامد یہ مصرع طبع
خزانے ہین حکمت کے واللہ یہ
بہت خوب قصے یہ لکھے واہ یہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بئیس قصونمین کا یہ بیسوان قصہ حقیقت مین حکمت آموزیکا خزانہ ہے اور اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکۂ عالیجناب معلی القاب منشی نول کشور صاحب سی آئی۔ ئی۔ دام اقبالہ واقع لکھنؤ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور صانہ اللہ عن شر الدہور مین منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب ایجنٹ کی عمدہ انتظام اور پاکیزہ اہتمام سے ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء مین پہلی مرتبہ لباس انطباع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

عجالۂ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان۔
مفرح القلوب مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔
اُم العلاج۔ عجیب رسالہ ہے تراکیب طبیہ عہد دولت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی مین تصنیف حکیم امان اللہ فیروز جنگ۔
علاج الامراض۔ اردو طب کی مستند کتاب ترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔
مجربات اکبری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ ترجمہ حکیم واحد علی موہانی۔
طب نبوی۔ جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مؤلفہ حافظ اکرام الدین۔
رموز الحکمۃ۔ اس مین اُن علامتون کا بیان جس سے ابتداے مرض سے مال نیک یا بد معلوم ہوتا ہے اور اُسکے دفع کی تدبیر مؤلفہ حکیم رجب علی۔
معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض اور اُس کا علاج مؤلفہ حکیم احسان علی صاحب۔
رسالۂ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رائحۂ بول مین عمدہ رسالہ ہے مؤلفہ حکیم غلام [illegible]
مرکبات [illegible] ہر مرض کی تشخیص [illegible] حکیم احسان [illegible]

اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرح القلوب۔ جو تصنیف [illegible] ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔
عجالۂ مسیحی۔ معالجۂ امراض وبائی و موسمی مؤلفہ حکیم سید محمد علی۔
کیمیاے عناصری۔ [illegible] ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔
تشریح الاجسام۔ علاج اقسام پھوڑا پھنسی وغیرہ مین مؤلفہ حکیم [illegible] علم ڈاکٹری۔
[illegible] الجسم۔ یہ کتاب [illegible] اور ڈاکٹری [illegible] کی کتب [illegible] جو جامع [illegible] حکیم محمد [illegible] رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی۔
ذخیرۂ خوارزمشاہی۔ [illegible] مین [illegible] تصنیف حکیم [illegible] بن الحسن [illegible] الحسنی جرجانی [illegible] ترجمہ اردو مین [illegible] مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت [illegible] اردو [illegible] ترجمہ [illegible]
[illegible] دوم و سوم و چہارم یکجائی
[illegible] پنجم و ششم یکجائی
[illegible] ہفتم [illegible] یکجائی

تریاق مسموم۔ نسخے ممتحن اقسام سانپون کے علاج مین انکی شکلین اور تصاویر اور مقام انکی پیدائش کے مؤلفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس بو علی سینا کی جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی غلام حسنین۔

زاد غریب۔ غربا اور مساکین کے لیے نادر نسخے مع تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے ڈرہی کی دوا الکمون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علی خان صاحب خلف حکیم شریف خان۔

علاج الابدان۔ رسالہ غریب المفاد جسمین علاج امراض انسانی کا خود انسان مین موجود بسند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مصنفہ حکیم عبد الحق۔

کنز الاسرار۔ معالجات اسرار طب کا مبداء ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مراد آبادی۔

نہج الحذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد۔

رسالہ جنۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ با خاص امراض وبائی کا علاج اور انکے اسباب و علامات کا بیان تصنیف حکیم سید افضل علی الملقب بہ شفاء الدولہ۔

علاج الامراض۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان مع رسائل ستۂ ضروریہ وغیرہ۔

رسالۂ اراۃ سواۃ الطریق لطالب مناہج التحقیق۔ تحقیقات طب کا بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالۂ دافع المنیہ و نافع البریہ فی احکام التغذیہ لاصحاب التخمۃ والہیضۃ۔ تنقیحات تخمہ بدہضمی ہیضہ کا بیان ہے اور علاج اسکا۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب۔ معروف مظہر العلوم مع نقشۂ بروج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش۔

رسالہ زبدۃ المفردات نظم بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بارق۔

زبدۃ الحکمۃ۔ فصول اربعہ مین روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مؤلفہ حکیم سید قمر علی رئیس متھرا۔

مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ۔ ہر قسم امراض کے نسخے مؤلفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

علاج الغربا۔ اسکی کوڑیون دوا قیمتی کام کرتی ہے مترجمۂ حکیم غلام امام۔

ترجمۂ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہے ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورۂ زبان اردو مین لکھا ہے نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہے مترجمۂ حکیم محمد حسین۔
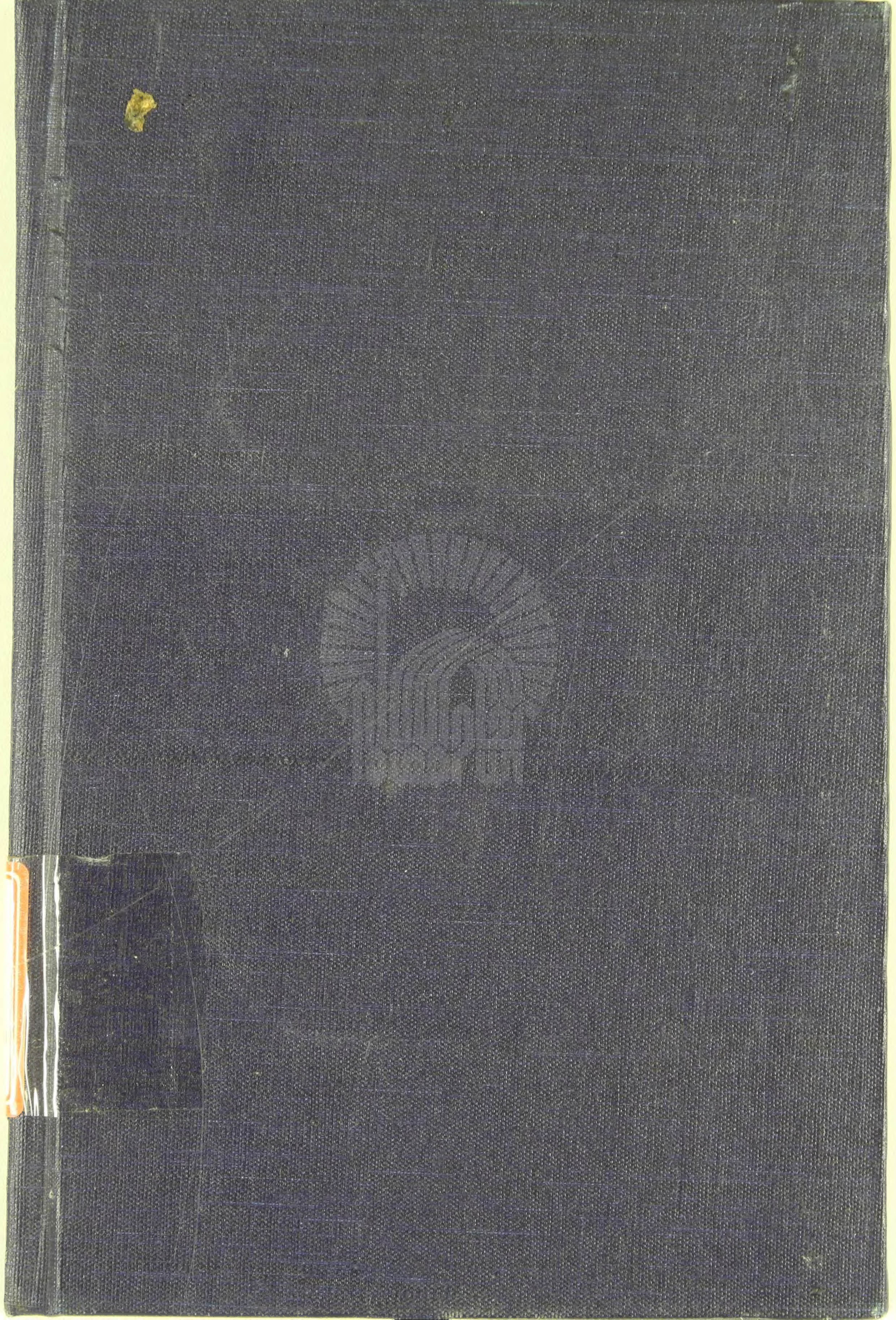
۸۰.۲
/۰۳
ن
ن
/نن
۱۸۹